اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دارالامان

ٹیلیفون نمبر ۹۱

تار کا پتہ الفضل قادیان

یوم شنبہ

جلد ۲۸ | ۲۴ ماہ ظہور ۱۳۱۹ ہش | ۱۹ رجب ۱۳۵۹ ھ | ۲۴ اگست ۱۹۴۰ء | نمبر ۱۹۲

493

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُنیا کے مصائب اور آبادی کی کثرت کا سوال

دُنیا اس وقت ایک خوفناک مصیبت میں مبتلا ہے۔ تھوڑے ہی عرصہ میں اسے دو ہیبت ناک جنگوں کی تباہ کاریوں کا سامنا ہوُا۔ اور ان جنگوں نے اسے ایسی گوناگوں پریشانیوں میں مبتلا کر دیا ہے کہ دلوں میں ایک بے چینی اور سینوں میں اضطراب پایا جاتا ہے۔ اور نسل انسانی کے بہی خواہ اس سوچ میں ہیں کہ یہ کیفیت کس طرح دُور کی جا سکتی ہے۔ آئندہ ایسے احتمالات کے رستے کیونکر بند کئے جا سکتے ہیں۔ ان مشکلات اور بواعث جنگ پر خیال آرائیاں ہو رہی ہیں۔

اس ضمن میں مسئلہ آبادی کو بہت اہمیت دی جا رہی ہے۔ کہا جاتا ہے۔ نسل انسانی کی افزائش ہی دراصل بدامنی۔ فساد اور جنگ کا باعث ہوتی ہے۔ آبادی اور غذا کے اضافہ کی رفتار میں بہت فرق ہے۔ اور چونکہ دونوں میں ایک توازن قائم نہیں رہتا۔ اس لئے غذا کے حصُول کے لئے کشمکش شروع ہوتی ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ خانہ جنگیاں اور پھر بین الاقوامی لڑائیاں ہونے لگتی ہیں۔ آخر کار دُنیا کے لئے فتنہ وفساد اور مصائب وتکالیف کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ بہت سے آدمی مارے جاتے ہیں۔ اور اس طرح غذا اور آبادی کا بگڑا ہوُا توازن دوبارہ برابر ہو جاتا ہے پھر از سر نو یہی سلسلہ شروع ہو جاتا ہے یورپ کے بعض معاشی مفکرین مثلاً مالتھس۔ روکارڈو اس نظریہ کے جسے قانون تقلیل حاصل کہا جاتا ہے۔ بانی ہیں کیمبرج سکول کے معاشی ماہر جے۔ ایم۔ کینس نے بھی اس پر بحث کی ہے۔ چونکہ ہندوستان میں تقلید یورپ کا رواج روز بروز بڑھ رہا ہے۔ اور تعلیم یافتہ طبقہ اسی فلسفہ کو قبول کرنا اپنی علم دوستی کا تقاضا سمجھتا ہے۔ اس لئے اس نظریہ کو یہاں بھی رواج دیا جا رہا ہے۔ حتیٰ کہ نیشنل کانگرس نے ملک کی اقتصادی اور معاشی حالات کی تحقیقات کے لئے جو نیشنل پلیننگ کمیٹی مقرر کی تھی اس نے یہ مشورہ دیا ہے کہ "ہندوستانی آبادی کی خطرناک اور روز افزوں ترقی کو علمی ذرائع سے روکا جائے . . . . پیدائش حدُود سے بڑھ کر لوگوں کو آتش جنگ کا ایندھن بنایا ہی کرے گی۔ کیونکہ پیدائش اور موت آپس میں نسبت مستقیم رکھتی ہیں"۔

دراصل یہ خیال درست نہیں۔ کہ دُنیا میں جنگ کا موجب افزائش نسل انسانی ہے یورپ میں جہاں بعض ایسے معاشی مفکر گزرے ہیں۔ جو آبادی کی کثرت کو مشکلات کا موجب سمجھتے ہیں۔ وہاں دور حاضرہ میں ایسے بڑے بڑے مفکر بھی موجود ہیں۔ جو اس نظریہ کے سخت خلاف ہیں۔ اور وُہ آبادی کی زیادتی سے نہیں۔ بلکہ اس کی کمی سے خائف ہیں اور اسے کم کرنے کی بجائے اس میں اضافہ کے متمنی ہیں۔ اس نظریہ کے بانیوں میں جسے Optimum Theory of population. کہا جاتا ہے کیری اور بیسٹیٹ زیادہ مشہور ہیں اور موجودہ زمانہ میں ایڈورڈ کینن۔ ڈالٹن اور رابنس اور لنڈن سکول آف اکنامکس کے معاشی ماہرین شامل ہیں۔ ان لوگوں کے نزدیک آبادی کی محض تعداد خواہ وُہ کتنی ہی بڑھی ہوئی کیوں نہ ہو۔ خطرناک چیز نہیں ہے۔ وُہ آبادی کے اضافہ سے نہیں گھبراتے۔ بلکہ ان کے نزدیک دُنیا کے مصائب کی ذمہ واری غیر متوازن آبادی پر ہے۔ محض آبادی پر نہیں۔ اور یہ غیر متوازن آبادی تعداد کی کمی کی حالت میں بھی پائی جا سکتی ہے یہ ممکن ہے کہ گزشتہ زمانوں میں آج کے مقابلہ میں آبادی بہت کم ہو۔ مگر پھر بھی دُنیا ضرورت سے زیادہ آباد نظر آتی ہو۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ آج سے کچھ صدیاں بعد دُنیا کی آبادی موجودہ آبادی سے بہت زیادہ ہو جائے۔ اور ابھی ضروریات کے لحاظ سے کم آباد ہو۔ آبادی کی تعداد بجائے خود کوئی معیار نہیں۔ بلکہ اسے طریق پیداوار اور نظام معیشت سے نسبت دینے کی ضرورت ہے۔ آبادی کی جس تعداد کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ پیداوار حاصل ہو سکے وہی موزون آبادی ہے۔ اور ترقی کا موجب ہے۔

بظاہر بھی قانون تقلیل حاصل کا نظریہ غلط نظر آتا ہے۔ زمین کی زرخیزی کی تاریخ پر نگاہ ڈالی جائے۔ تو صاف نظر آتا ہے کہ اس میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اور کہا جا سکتا ہے۔ کہ آئندہ بھی ہوتا جائے گا۔ کاشت کے نئے نئے طریقے دریافت ہو رہے ہیں۔ اور نئی نئی زمینیں زیر کاشت لائی جا رہی ہیں ؎

قانون تقلیل حاصل کے بانی مالتھس نے اپنے زمانہ میں کہا تھا۔ کہ انگلستان کی آبادی ضرورت سے بہت زیادہ بڑھ گئی ہے۔ اور اگر عاقبت اندیشی کے تقاضا کو پورا کرنے کے لئے آبادی کی تعداد کو کم نہ کیا گیا۔ تو نہایت تلخ نتائج نکلیں گے لیکن آج ہم دیکھتے ہیں۔ کہ انگلستان کی آبادی اس زمانہ سے کئی گنا زیادہ ہونے کے باوجود خوشحالی اور فارغ البالی کے لحاظ سے بھی اس زمانہ سے بہت آگے ہے۔ یہی حال دوسرے ممالک کا ہے پس یہ خیال کہ دُنیا کی مشکلات اور جنگوں کا موجب کثرت آبادی اور افزائش نسل انسانی ہے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی سندھ سے تشریف آوری

قادیان ۲۲ ظہور ۱۳۱۹ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ آج ساڑھے آٹھ بجے شب کی گاڑی سے مع اہل بیت و خدام سندھ سے واپس تشریف لے آئے الحمدللہ۔ ساڑھے نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔ گو ابھی تک درد نقرس کی تکلیف رفع نہیں ہوئی۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں ؛

۱۵/۱۱ پنجاب رجمنٹ میں بھرتی اور جماعتہائے احمدیہ کا فرض

اس سے قبل اعلان کیا جاچکا ہے۔ کہ آجکل احمدیہ کمپنی میں بھرتی ہو رہی ہے بھرتی کا پروگرام پہلے شائع کیا جا چکا ہے۔ مرکز سے بھی بعض دوستوں کو اس غرض سے بھجوایا گیا ہے۔ چنانچہ ضلع سیالکوٹ کے لئے مولوی ظہور حسین صاحب مولوی فاضل اور چودھری محمد شریف صاحب باجوہ بی۔ اے کو ضلع گجرات میں مولوی عبد الاحد صاحب مولوی فاضل اور ماسٹر فضل داد صاحب کو۔ اور اضلاع لائل پور، سرگودہا اور شیخوپورہ میں مولوی ظہور الحسن صاحب مولوی فاضل کو بھجوایا گیا ہے۔ احباب کا فرض ہے۔ کہ ان کے ساتھ اس کام میں پورے طور پر تعاون کریں۔ اور بہترین احمدی نوجوانوں کو بھرتی کرانے میں ان کی امداد کریں۔

چونکہ وقت تھوڑا ہے۔ اس لئے ممکن ہے۔ کہ یہ دوست ہر جگہ نہ پہونچ سکیں اس لئے احباب ایسے نوجوانوں کو جو بھرتی ہونے کے قابل ہوں۔ مندرجہ ذیل مقامات پر ان تاریخوں پر جو ان کے سامنے درج کی گئیں ہیں پہنچا دیں۔ وہاں ان کو ہمارے ان نمائندوں میں سے جن کے نام اوپر لکھے گئے ہیں۔ کوئی نمائندہ مل جائے گا۔ نوجوانوں کی عمر ۱۸ سال سے ۲۵ سال تک ہو۔ چھاتی ۳۲ انچ اور سانس پھیلا کر ۳۴ انچ وزن ۱۲۰ پونڈ اور قد ۶"-۵ فٹ سے زائد ہو۔ اور ڈاکٹری لحاظ سے فٹ ہوں۔

لائل پور	۲۶؍اگست	شام تک مسجد احمدیہ لائل پور
شیخوپورہ	۲۸؍ "	" برمکان پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ
سیالکوٹ شہر	۲۵؍ "	" مسجد احمدیہ کبوترانوالی
قادیان	۳؍ستمبر	چار بجے تک میرے دفتر میں

خاکسار۔ مرزا شریف احمد

تحریک جدید کی مالی کلاس

بعض اصحاب نے اپنے اسماء مالی کلاس کے لئے پیش کئے تھے۔ ان میں سے مندرجہ ذیل اصحاب ۲۶ ظہور مطابق ۲۶؍اگست ۱۹۴۰ء بروز سوموار ۱۰ بجے صبح دفتر تحریک جدید میں بغرض انٹرویو حاضر ہو جائیں۔ ان کے علاوہ جن دوستوں کے نام شائع نہیں ہو رہے۔ وہ اپنے آپ کو فارغ سمجھیں۔ انہیں نہیں لیا جائے گا۔ اخراجات آمدورفت خود برداشت کرنا ہوں گے۔ خواہ انتخاب میں آسکیں یا نہ آسکیں۔ ان میں سے بھی صرف پانچ لئے جائینگے (۱) بشیر احمد صاحب دارالبرکات شرقی۔ قادیان (۲) بوڑے خان صاحب کھنبڑ اجنوبالا ضلع امرت سر (۳) فرید محمد صاحب چک ۳۳۲ ج۔ب لائل پور (۴) کرم الٰہی صاحب کوٹ رحمت خان ضلع ہوشیارپور (۵) سردار محمد صاحب ونجواں ضلع گورداسپور (۶) مولوی مہر الدین صاحب ڈگری گھمناں ضلع سیالکوٹ (۷) فضل کریم صاحب سکنہ کالس تحصیل کھاریاں ضلع گجرات

انچارج تحریک جدید قادیان

تحریک جدید کا چندہ ادا کرنے والے مخلصین

کئی دوست ہیں جنہوں نے تحریک جدید کا چندہ ۱۷؍اگست تک ادا کرنے کی غرض سے قرض لے کر ادا کیا۔ تاکہ دعا والی فہرست میں نام آجائے۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پانچہزاری سپاہیوں والی پیشگوئی میں شمولیت ہو جائے۔ چنانچہ ایک دوست جنہوں نے گزشتہ سال قرض لے کر ادا کیا تھا۔ اور پھر وہ قرض نومبر کے آخر تک ادا کیا۔ امسال بھی وہ قرض لے کر ادا کرتے ہوئے لکھتے ہیں کچھ عرصہ سے بیکاری کے علاوہ عاجز بیماریوں میں گھرا ہوا ہے۔ پہلے چند روز سخت علیل رہا۔ پھر نوجوان ناکتخدا لڑکی بھی بیمار پڑی رہی۔ جو چھ ماہ سے بیمار چلی آرہی ہے۔ اس کے علاج کے لئے اپنے گاؤں سے تیس میل کے فاصلے پر ہسپتال میں رکھا۔ اور حیثیت بھر علاج کرایا۔ اور اب تک علاج جاری ہے۔ پھر اکلوتا لڑکا ڈیڑھ ماہ سے سخت بیمار ہے۔ جسے اسی ہسپتال میں رکھ کر علاج کرا رہے ہیں۔ اس کی علالت نے پریشان کر دیا ہے۔ قرض پر قرض لے کر اخراجات پورے کئے جارہے ہیں۔ تحریک جدید کا پندرہ اگست کا مطالبہ بھی اسی ضمن میں پیش آیا۔ تو غیرت نے گوارا نہ کیا۔ کہ ذاتی ضروریات کے لئے تو قرض لیا جائے۔ لیکن دینی ضروریات کو نظر انداز کر دیا جائے۔ لہذا قرض لے کر ارسال ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور میری مشکلات کے حل کے لئے دعا کی درخواست کریں۔

بعض دوستوں نے جب یہ دیکھا کہ تحریک جدید کی اہمیت اتنی بڑھی ہوئی ہے۔ کہ اس میں حصہ لینے والے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کو پورا کرنے والے بن جاتے ہیں۔ اور انہوں نے یہ بھی دیکھ کر کہ نقد ادا کرنے کے لئے روپیہ بھی نہیں۔ تو انہوں نے اپنی جائداد کا حصہ دفتر تحریک جدید کے سپرد کر دیا۔ تا ان کی ادائیگی اللہ تعالےٰ کے حضور اسی وقت سے سمجھی جائے جس وقت سے انہوں نے اپنی جائداد دے دی ہے۔ چنانچہ چودھری غلام حسین صاحب سفید پوش محلہ دارالفضل نے اپنی اراضی سال پنجم، ششم اور ہفتم کے حساب میں دے دی۔ کرنل اوصاف علی خان صاحب دہلی نے بھی اپنی اراضی واقع قادیان کا ایک حصہ جو ان کے سال اول سے سال ششم تک کے چندہ کے لئے ہے دفتر تحریک جدید کے قبضہ میں دے دیا ہے۔

حافظ سخاوت علی صاحب شاہجہانپوری نے اپنی سکونتی اراضی واقع ناصر آباد کا بھی قبضہ تحریک جدید کو دے دیا۔ ان کی اس اراضی سے دس سال کا پورا چندہ اضافے کے ساتھ پورا وصول ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان تمام احباب کو جزائے خیر دے ؛

تحریک جدید کا وعدہ کرنے والوں کو یہ ذہن نشین رکھنا چاہیئے کہ تحریک جدید کا چندہ بے شک خوشی کا چندہ ہے۔ مگر اپنے امام کے حضور عہد کرنے کے بعد ذاتی اغراض سے زیادہ اہمیّت رکھتا ہے۔ پس ہر وعدہ کرنے والے کو یہ مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ اس کا وعدہ جلد سے جلد پورا ہو جائے۔ مگر جو احباب ۳۱؍اگست ۱۹۴۰ء تک اپنے وعدے پورے کریں گے۔ ان کی ادائیگی ۱۵؍اگست ۱۹۴۰ء کے اندر سمجھی جائے گی۔ اور ۳۱؍اگست ۱۹۴۰ء تک ادا کرنے والوں کی جو لسٹ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے پیش کی جانے والی ہے۔ اس میں شمولیت کی سعی فرمائیں۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

495

انسان بہتر ہے یا حیوان؟

سکھ اخبار "شیر پنجاب" لاہور (۱۸ اگست) میں بعنوان "حیوان بہتر ہے یا انسان" ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں حیوانات کو انسان سے افضل قرار دینے کی کوشش کرتے ہوئے لکھا ہے

"جن حیوانوں میں جوڑوں یعنی نر مادہ کے اکٹھے رہنے کا رواج ہے اُن میں کوئی کسی کے حقوق میں مداخلت نہیں کرتا۔ کبوتر بازوں کا سینکڑوں سال کا تجربہ ہے۔ کہ کبوتر اور کبوتری کے ایک جوڑا کے ڈربہ میں کوئی تیسرا کبوتر (نر ہو یا مادہ) داخل نہیں ہوتا۔ شکاری پرندوں کے سوا کوئی پرندہ اپنے کسی ہم جنس کے گھونسلے میں داخل نہیں ہوتا اور نہ کسی درخت پر کوئی ایک پرندہ قبضہ کرکے دوسروں کو اس پر رہنے سے منع کرتا ہے۔ بلکہ بہت سے پرندے ایک درخت پر رہتے ہیں۔ ان میں باہمی ہمدردی کا یہ عالم ہے۔ کہ آپ کسی ایک کوّے کو گرفتار کرکے یا مار کر دیکھیں۔ سینکڑوں کوے اُس کی ہمدردی میں اکٹھے ہو جائینگے اور شور و غل سے آسمان سر پر اٹھا لینگے۔ پرندوں میں نہ اپنے ہم جنسوں کے حقوق پر ڈاکہ ڈالا جاتا ہے۔ نہ انہیں غلام بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اور نہ وُہ طاقت پکڑ کر ایک دوسرے کو مار ڈالنے پھانسی پر لٹکانے یا دار پر کھینچ دینے کے فتوے صادر کرتے ہیں۔ . . . . وُہ شہوانی خواہشات کے بھی اس قدر مغلوب نہیں ہوتے۔ جس قدر کہ انسان ہوتا ہے"!

اس کے مقابلہ میں انسان کے متعلق لکھا ہے:-

"آدمی کیا ہے۔ اشرف المخلوقات۔ لیکن درحقیقت جانوروں سے بھی گئی گزری مخلوق . . . . . اس کا جنگل کے بھولے بھالے جانوروں سے کیا مقابلہ۔ اس کا پیارے نازک ملائم، خوبصورت و خوشبودار پھولوں سے کیا مقابلہ۔ جو گناہ کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ جو دوسروں کو سکھ دینے کے لئے پیدا ہوتے ہیں۔ اور دوسروں کو اپنی جوبن کی بہار دکھا کر خود مرجھا جاتے ہیں۔ انسان سے جانور بہتر ہے۔ جانور کیا نباتات بھی بہتر ہے"!

اس سے انکار نہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے حیوانات میں بھی خوبیاں رکھی ہیں۔ اور یہ ہو کس طرح سکتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی پیدا کردہ مخلوق میں کوئی خوبی۔ اور وصف نہ ہو۔ ہمارے نزدیک تو بچھو اور سانپ وغیرہ مخلوق میں بھی فوائد ہیں جس کے ساتھ مضرت کا پہلو نمایاں نظر آتا ہے۔ پس حیوانات میں خوبیوں کے پائے جانے کے ہم قائل ہیں۔ بلکہ اسلام کی تعلیم کے مطابق ہم اس بات کے بھی قائل ہیں۔ کہ بعض انسان انسانیت کی سطح سے اس قدر نیچے گر جاتے ہیں۔ کہ حیوانات کی طرح بن جاتے ہیں۔ اور بعض تو حیوانات سے بھی بدتر ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ ایسے ہی لوگوں کے متعلق خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ اولٰئک کالانعام بل ھم اضل۔ کہ وُہ چوپاؤں کی طرح ہو گئے۔ بلکہ چوپائے کیا وُہ تو اُن سے بھی بدتر ہو گئے۔

پس اس حد تک ہمیں اس نظریہ سے اتفاق ہے۔ کہ وُہ انسان جو انسانیت کے درجہ سے گر جاتے ہیں۔ وُہ حیوانوں سے بھی بدتر ہو جاتے ہیں۔ مگر اصُولی رنگ میں یہ بات درست نہیں۔ کہ انسان سے حیوان افضل ہے۔ انسان اشرف المخلوق پیدا کیا گیا۔ اور یہ وُہ بات ہے۔ جسے تمام اقوام و ملل خواہ ان کا کسی مذہب سے تعلق ہے۔ یا نہیں۔ کھلے طور پر تسلیم کرتی ہیں۔ اسلام نے اس پر بہت زور دیا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ ولقد کرّمنا بنی اٰدم وحملنٰھم فی البر والبحر ورزقنٰھم من الطیبٰت وفضلنٰھم علٰی کثیر ممّن خلقنا تفضیلا (بنی اسرائیل ع۷)۔ کہ ہم نے نوع انسانی کو بہت بڑا شرف عطا کیا ہے۔ اُسے خشکی اور تری پر حکومت بخشی ہے۔ اسی طرح ہم نے اس کے کھانے کے لئے بڑی بڑی طیب چیزیں پیدا کی ہیں۔ اور اسے اپنی مخلوق کے ایک معتدبہ حصّہ پر فضیلت عطا کی ہے۔

دوسرے مقام پر فرمایا۔ الم تروا ان اللہ سخر لکم ما فی السمٰوٰت وما فی الارض واسبغ علیکم نعمہ ظاھرۃ وباطنۃ (لقمان ع۳) یعنی کیا تم نہیں دیکھتے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے زمین و آسمان کی ہر چیز کو تمہاری خدمت کے لئے مسخر کر رکھا ہے۔ اور تم پر اس نے اپنی ظاہری اور باطنی نعمتوں کی بارش برسا کر انہیں حد کمال تک پہونچا دیا ہے۔

یہی وُہ شرف اور مجد ہے جس کی وجہ سے اسلام نے انسان کو تمام مخلوق میں سے کسی کے آگے جھکنے اور سجدہ کرنے سے منع کر دیا ہے کیونکہ اسلام دُنیا کی تمام پیدا کردہ چیزوں سے انسان کا درجہ بلند قرار دیتا ہے۔ اور فرماتا ہے۔ کہ تمام چیزیں انسان کی خدمت کے لئے پیدا کی گئی ہیں۔ نہ اس لئے کہ انسان کی مخدُوم سمجھی جائیں۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ انسان جس عظیم الشان مقصد کے لئے پیدا کیا گیا ہے وہ بذات خود اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ انسان اور حیوان میں درجہ کے اعتبار سے کوئی نسبت ہی نہیں۔ انسان تو اس غرض کے لئے پیدا کیا گیا۔ کہ وہ اللہ تعالےٰ کی معرفت حاصل کرے۔ اور اس کے قرب میں ترقی کرے۔ مگر یہ غرض کسی حیوان کی پیدائش کی نہیں۔ اور یہ بات بھی انسان کے اشرف المخلوق ہونے کا ثبوت ہے۔ ہاں جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے۔ ہمیں اس سے انکار نہیں۔ کہ بعض لوگ اس قدر گندے ہوتے ہیں۔ کہ وُہ حیوانوں کے درجہ سے بھی گر جاتے ہیں۔ مگر جو اعلےٰ انسانوں کی صفات ہیں۔ وُہ حیوانوں میں ہرگز نہیں پائی جاتیں۔ یہ صفات اگرچہ بہت سی ہیں۔ مگر نمونہ کے طور پر صرف ایک بات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

انسان وُہ ہے۔ جس میں دو قسم کے اُنس کا مادہ پایا جاتا ہے۔ ایک وُہ جس کا تعلق خالق سے ہوتا ہے۔ اور دوسرا وُہ جس کا تعلق مخلوق کے ساتھ ہے۔ پس صحیح معنوں میں انسان وُہ ہے جو خالق اور مخلوق دونوں کے حقوق ادا کرے۔ ان حقوق کی تفصیل چونکہ بہت طویل ہے۔ اس لئے مختصراً عرض یہ ہے۔ کہ انسان کا اپنے خالق کے ساتھ تو اس رنگ میں تعلق ہونا چاہیئے۔ کہ وُہ کسی کو اس کا شریک نہ قرار دے۔ اس کی عبادت بجا لائے۔ اس کے احسانات کا شکر کرے۔ اس کے احکام پر عمل کرے۔ نواہی سے اجتناب کرے۔ اور دن رات رضائے الٰہی کے حصول میں مشغول رہے اور مخلوق کے ساتھ اس کے تعلقات کی یہ کیفیت ہونی چاہیئے۔ کہ اپنے والدین کے ساتھ۔ اپنے رشتہ داروں کے ساتھ اپنے دوستوں کے ساتھ۔ اپنے پڑوسیوں کے ساتھ۔ اہلِ قوم اور اہلِ ملک کے ساتھ۔ تمام معاملات میں میانہ روی سے کام لے۔ اور شرعی اور اخلاقی قوانین کی نگہداشت کو ملحوظ رکھے۔ اور یہ تمام صفات ایسی ہیں۔ جو حیوانات میں قطعاً معدوم ہیں۔ اس کے مقابلہ میں حیوانات میں جو صفات بیان کی گئی ہیں۔ اُن میں سے کوئی صفت ایسی نہیں۔ جو صحیح معنوں میں انسان کہلانے والوں میں موجُود نہ ہو۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ چونکہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے انسان کو اس امر کا اختیار دیا گیا ہے۔ کہ وُہ چاہے تو اعلےٰ صفات میں ترقی کرکے ملائکہ سے بھی بڑھ جائے۔ اور چاہے تو ادنےٰ حالت اختیار کرکے حیوانوں سے بھی بدتر ہو جائے۔ اس لئے انسان جو رستہ اختیار کرتا ہے۔ ویسا ہی بن جاتا ہے۔

تحریک جدید کے مطالبہ سادہ زندگی کے متعلق

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی تقریر

تحریک جدید کے چھٹے مرکزی جلسہ میں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے سادہ زندگی کے مطالبہ پر حسب ذیل تقریر فرمائی۔

اسلام آج ایک سخت مصیبت میں گھرا ہوا ہے۔ اور اس کے مینارہ میں ایک تزلزل واقع ہے۔ یہاں تک کہ بہت سے مسلمان جو اس مینار سے تعلق رکھنے کا دعوےٰ رکھتے تھے۔ ان کے ایمان کمزور ہو چکے ہیں۔ اور وہ اسے چھوڑ کر اس مینار کی روشنی سے باہر جا رہے ہیں۔ ان میں سے ہزاروں عیسائی ہو چکے ہیں۔ ہزاروں ہندو مذہب میں چلے گئے ہیں۔ اور ہزاروں ایسے ہیں جنہوں نے دہریت اختیار کر لی ہے۔ دور جانے کی ضرورت نہیں۔ آپ سب حضرات ملکانہ کے مرتد ہونے والے مسلمانوں کے واقعات کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ اگر خدا کا فضل شامل حال ہو کر وہاں احمدی جماعت نہ پہونچ جاتی۔ تو وہ سب کے سب مرتد ہو جاتے۔ مگر خدا نے اپنا فضل کیا۔ اور اس نے احمدی جماعت کے کاموں میں برکت ڈالی۔ اور ان کی حقیر کوششوں کو شرف قبولیت بخش کر ان کے شاندار نتائج پیدا کر دیئے۔ مگر احمدی جماعت کے باہر تو اسلام پر مصیبت پر مصیبت وارد ہو رہی ہے۔ اسلام پر یہ حملے صرف بیرونی ہی نہیں۔ بلکہ خود مسلمان کہلانے والے اسلام کی تباہی میں لگے ہوئے ہیں۔ یہاں تک کہ ایک دل بھی ایسا نہیں جس کا خدا تعالےٰ کے ساتھ تعلق ہو۔ اور ایک دل بھی ایسا نہیں جس میں خدا تعالےٰ اور اس کے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر فدا ہونے کے لئے درد پیدا ہو۔

غرض جب یہ حالت اور یہ مصیبت اسلام پر وارد ہوئی۔ تو اس خالق ارض و سما کی رحمت جوش میں آئی۔ اور اس نے چاہا۔ کہ اسلام کو نئے سرے سے زندہ کرے۔ پس اس نے اپنے مسیح کو اس دنیا کی طرف مبعوث کیا۔ اور تجدید اسلام کا اہم کام اس کے سپرد کیا۔ اور اس کی جماعت کے افراد میں اپنے اسلام کی محبت ڈالی۔ اور اس محبت کو عمل میں تبدیل کرنے کی انہیں توفیق دی۔ اور اس چھوٹے عمل اور حقیر سی کوشش کو اس نے اپنے فضلوں سے نوازا۔ اور اس کے ذریعہ سے اسلام کو از سر نو محکم بنیاد پر قائم کرنے کا فیصلہ کیا۔ پس جو سبق ہمیں دیا گیا ہے۔ وہ محض "محبت اسلام" کا نہیں بلکہ "عملی محبت" کا ہے۔ کہ اس کے بغیر دعوےٰ محبت ایسا دعوےٰ ہے۔ جو شرمندہ معنی نہیں۔

دیکھو اس زمانہ میں مسلمانوں میں بھی ایک حد تک اسلام کی ہمدردی کا جذبہ جوش مار رہا تھا۔ مگر محض ہمدردی اور جوش کوئی شئے نہیں۔ اگر میں مصیبت میں گھر جاؤں۔ اور ایک شخص میری مصیبت کو دیکھ کر ہمدردی کا اظہار کرے۔ مگر میری مدد نہ کر سکے تو اس کی محض ہمدردی سے مجھے کیا فائدہ۔ ایسا ہی اگر ہمارا دل اسلام کے لئے تڑپتا ہے۔ اور ہمارے اندر اس کے لئے ٹیس اٹھتی ہے۔ تو محض ہمدردی کسی کام کی نہیں۔ جب تک اس ہمدردی کے ساتھ عملی طور پر ہم کوئی خدمت سرانجام نہ دے سکیں۔ اور جب تک اسلام کی حمایت کی رُوح ہم اپنے اندر پیدا نہ کر سکیں۔ پس اسلام کے لئے یہ خالی ہمدردی نہ خدا تعالےٰ کے حضور مقبول ہے۔ اور نہ اس کی مخلوق کو اس سے کچھ فائدہ ہے۔ اس صورت میں اگر ہم اسلام سے ہمدردی رکھنے کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ تو یہ ایک جھوٹا دعوےٰ اور ایک بیہودہ خیال ہے۔

حقیقی محبت تو عمل سے ظاہر ہوتی ہے۔ اور صحیح عمل ایک خاص تربیت کے بغیر ممکن نہیں۔ پس اگر ہم دعوےٰ اسلام کرتے ہیں۔ تو ہم پر فرض ہے۔ کہ ہم اپنی زندگیوں کو سادہ بنائیں۔ اور ہر قسم کے غیر طبعی تکلفات سے بچیں۔ کہ دین اسلام دین فطرت ہے۔ اور جو طبعی سادگی کو چھوڑ کر غیر طبعی تکلفات میں پڑتا ہے، وہ اس حد تک اسلام سے مونہہ پھیرنے والا ٹھہرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ فطرۃ اللّٰہ التی فطر الناس علیھا لا تبدیل لخلق اللّٰہ ذالک الدین القیم۔ (الروم ع ۴) یعنی اسلام فطرت صحیحہ کے مطابق ہے۔ اور فطری اور طبعی مذہب، آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریق عمل اور آپ کے اصول پر عمل کرنے کا نام ہے۔ یعنی ہمارا ہر عمل اور ہر ایک فعل ہر قسم کے تکلفات سے پاک ہو۔ اور بناوٹ کے طور پر نہیں بلکہ طبعی اور فطری ہو۔ جیسے کھانا ایک طبعی امر ہے۔ مگر ہزاروں مسلمان ہیں جو اس طبعی امر میں تکلف کر کے سینکڑوں پُر تکلف کھانے تیار کرتے ہیں۔ لباس ایک طبعی امر ہے۔ مگر اس میں بھی تکلف کیا جاتا ہے۔ ایسا ہی شادی بیاہ ایک طبعی امر ہے۔ مگر اس میں بھی صدہا قسم کی فضول خرچیوں کو رائج کر لیا گیا ہے۔ اپنے دوستوں اور قریبیوں سے تعلقات قائم کرنا ایک حد تک ضروری اور ایک طبعی امر ہے۔ لیکن اگر اسے اپنے بار کی حد تک بڑھا لیا جائے، تو یہ طبعی امر غلو اور تکلف بن جاتا ہے۔ اور یہ امر فطرت اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ اور تعلیم اسلام کے خلاف ہے۔

تحریک جدید کا یہ مطالبہ ہے کہ اگر خدمت اسلام کرنا چاہتے ہو۔ تو تم اپنی زندگی سادگی سے گزارو۔ کھانے میں سادگی اختیار کرو۔ پہننے میں سادگی اختیار کرو۔ اپنے تعلقات میں سادگی اختیار کرو۔ اور ان کو تکلفات، غلو، بناوٹوں اور فضول خرچیوں سے پاک رکھو۔ کیونکہ ان تکلفات سے ہی ہمارے زمانہ کے علماء اور مولوی اسلام کے لئے مصیبت کا موجب بنے ہوئے ہیں۔ اور آج جو عائد دین کہلاتے تھے۔ اور اسلام کے حامی قرار دیئے جاتے تھے۔ اپنے تکلفات کی وجہ سے انہوں نے وہ رنگ اختیار کر لیا۔ کہ خدا تعالےٰ کو بھی اپنے برگزیدہ مسیح کے ذریعہ یہ کہنا پڑا۔ کہ

"ان علماء نے میرے گھر کو بدل ڈالا۔ میری عبادت گاہوں میں ان کے چولھے ہیں۔ میری پرستش کی جگہ میں ان کے پیالے اور ٹھوٹھیاں رکھی ہیں اور چوہوں کی طرح میرے نبی کی حدیثوں کو کُتر رہے ہیں"

(ازالہ اوہام حاشیہ صفحہ ۷۰ طبع اول)

یہاں تک کہ اپنی بری عادتوں اور تکلف کی وجہ سے انہوں نے اپنی قیمتیں مقرر کر رکھی ہیں۔ کہ کوئی دس روپے والا مولوی کوئی پچاس روپے والا اور کوئی سو روپے والا عالم ہے۔ چنانچہ کئی مقامات ایسے ہیں۔ کہ جہاں غیر احمدی (جو اپنی جہالت کی وجہ سے احمدیت کو اسلام کے خلاف خیال کرتے ہیں) چاہتے ہیں، کہ کوئی مولوی آئے۔ اور ان کو اسلام سکھائے۔ اور احمدیوں سے مناظرے کرے۔ مگر جب وہ کسی عالم کہلانے والے کو بلانا چاہتے ہیں، تو ان کی قیمتیں ادا کرنے سے ان کی جیبیں قاصر ہوتی ہیں۔ غرض یہ لوگ پر تکلف زندگی کی وجہ سے ہی اسلام کے لئے مصیبت بنے ہوئے ہیں، اور علماءھم شر من تحت ادیم السماء کا تمغہ دربار نبوی سے حاصل کر چکے ہیں۔

پس اگر آپ لوگ اسلام کی زندگی چاہتے ہیں۔ تو اپنے ہر شعبۂ زندگی کو تکلفات سے بچائیں۔ فطری اور طبعی مذہب اسلام کا تعلق کبھی تکلف اختیار کرنے والے سے نہیں ہو سکتا۔ سو اگر آپ اس کے لئے کچھ کرنا چاہتے ہیں تو سادہ زندگی اختیار کرو۔ سادہ کھاؤ، سادہ پہنو۔ سادہ رہو۔ اور اپنوں اور غیروں سے تعلقات میں سادگی کو اپنا اصول بناؤ تا وہ تربیت تمہیں حاصل ہو۔ کہ جس کے بغیر خدمت اسلام کے تم کبھی اہل نہیں بن سکتے۔ خدا تعالےٰ ہم سب کو ایسا کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مذاہب غیر کی جدوجہد

آریہ سماج اور ریاست حیدرآباد

ریاست حیدرآباد میں آریوں نے جو ستیہ آگرہ گذشتہ سال کیا تھا۔ اس کا خاتمہ چونکہ ۱۷؍ اگست ۱۹۳۹ء کو ہؤا تھا۔ اس لئے اس سال اس کی یادگار منائی گئی۔

لاہور میں مختلف آریہ سماجوں کی طرف سے ایک مشترکہ جلسہ ہؤا۔ مہاشہ خوشحال چند خورسند نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ میں نے حیدرآباد میں جاکر آریہ سماج کے کام کو دیکھا۔ کئی لیکچر بھی دیئے۔ اور میں نے وہاں جاکر دیکھا کہ ہم نے ستیہ کے ذریعہ جو وجے پراپت (فتح حاصل) کی تھی۔ ریاست کی پولیس اسے ہر ممکن طریقہ سے ملیامیٹ کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ پولیس کے اس رویہ کا علاج اور تو مجھے کچھ نظر نہیں آتا۔ سوائے اس کے کہ ہم ایک اور ستیہ آگرہ کریں۔

مہاشہ کرشن نے بھی تقریر کی۔ جس میں کہا۔ کہ اس تحریک میں ۲۲ آریہ سماجی مرے۔ سارو دیشک سبھا کی طرف سے بیس پرچارک اس وقت حیدرآباد میں کام کر رہے ہیں۔ سبھا نے ریاست میں پرچار کے لئے ۲۶ ہزار روپیہ منظور کیا ہے اسکے علاوہ سیٹھ جگل کشور۔ ایک ہزار روپیہ ماہوار دیتے ہیں۔ اس ستیہ آگرہ کی وجہ سے حیدرآباد کے ہندوؤں میں ایک نیا جیون اور جوش پیدا ہوگیا ہے۔ ستیہ آگرہ سے پہلے وہ مسلمانوں سے تھرتھر کانپتے تھے۔ اب مسلمان آریہ سماج کے جلوس کو دیکھ کر دوکانیں بند کر لیتے ہیں۔ حیدرآباد کے ہندوؤں کی تو کایا پلٹ گئی ہے۔ حیدرآباد میں تمام ہندوستان کی لڑائی لڑی جارہی ہے۔ پاکستان کی سکیم حیدرآباد کے ایک ڈاکٹر عبداللطیف کے دماغ سے نکلی ہوئی ہے۔ وہاں پاکستان کی لڑائی لڑی جارہی ہے۔ وہاں یہ کوشش ہورہی ہے کہ حیدرآباد میں مسلمانوں کی تعداد اتنی ہو جائے۔ کہ وہ ایک مسلم ریاست بن جائے حیدرآباد کی جدوجہد صرف آریہ سماج کی جدوجہد نہیں۔ بلکہ تمام ہندو جاتی کی ہے۔ اگر حیدرآباد کی جدوجہد میں ہم کامیاب ہوگئے۔ تو تمام ہندوستان میں ہو جائیں گے"۔

جب یہ تحریک جاری تھی۔ آریہ سماج کی طرف سے بزور پراپیگنڈا کیا جاتا تھا کہ یہ ایک مذہبی تحریک ہے۔ مذہبی آزادی کے لئے یہ جنگ لڑی جارہی ہے۔ بلکہ اسی اصول کے پیش نظر دیگر مذہبی جماعتوں سے اس میں امداد یا کم سے کم تائید حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی تھی۔ لیکن اب کہا جارہا ہے۔ کہ یہ تمام ہندوستان میں مسلمانوں پر غلبہ پانے کے لئے تھی۔

شولاپور میں آریہ سماج نے جو اپدیشک ودیالیہ جاری کیا تھا۔ پرکاش ۱۸؍ اگست سے معلوم ہؤا ہے۔ کہ اس میں چالیس نوجوانوں کے داخلہ کا انتظام کیا گیا ہے۔ پہلا گروپ تعلیم ختم کرچکا ہے۔ اسے حیدرآباد میں پرچار کے کام پر لگا دیا جائیگا۔ اور نئے چالیس نوجوان داخل کرلئے جائیں گے۔

سکھوں کی تبلیغی کوششیں

ایک گذشتہ پرچہ میں غافل مسلمانوں کو ہوش میں لانے کے لئے سکھوں کی مساعی کا جو ان دنوں وہ اپنے پنتھ کی اشاعت کے لئے کر رہے ہیں۔ مختصر ذکر کیا جاچکا اور بتایا گیا ہے۔ کہ صوبہ یو۔پی پر کسی خاص مصلحت کی وجہ سے وہ زیادہ متوجہ ہیں سکھ معاصر اجیت امرتسر (۱۸؍ اگست) نے بتایا ہے۔ کہ ضلع مرادآباد میں عرصہ سے لوگوں کو سکھ ازم میں داخل کرنے کی تحریک جاری ہے۔ سکھی پرچار کے لئے دو راگی جتھے اس علاقہ میں کام کرتے رہتے ہیں۔ روزانہ ست سنگوں کا انتظام ہے۔ اور بچوں کو گوردواروں میں گورمکھی تعلیم دی جاتی ہے۔ اس علاقہ میں پانسو دیہات نانک پنتھی جاٹوں کے ہیں۔ کوشش ہورہی ہے۔ کہ آئندہ مردم شماری میں وہ اپنے آپ کو سکھ شمار کرائیں۔ قصبہ امروہہ میں آٹھ بیگھہ زمین گوردوارہ کے لئے حاصل کرلی گئی ہے۔ اور ایک مکان بھی اس کے ساتھ کسی ہندو نے دیدیا ہے۔ جس میں گورو گرنتھ صاحب کا "پرکاش" کرکے سکھی جھنڈا نصب کر دیا گیا ہے۔ ایک گرنتھی مقرر کر دیا گیا ہے۔ اور راگی جتھہ بھی رکھا گیا ہے۔ روزانہ "کرتن" ہوتا ہے۔ لائبریری بھی جاری کی جارہی ہے۔ اور ہندو سکھ نوجوانوں کو گتکا سکھایا جاتا ہے۔

بجنور میں ایک اکالی کانفرنس اواخر ستمبر میں اور ضلع میرٹھ کے ایک گاؤں سنبھولی میں وسط اکتوبر میں منعقد ہورہی ہے۔ اس کے علاوہ شرومنی اکالی دل کی مجلس عاملہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ پنجاب میں بھی بڑے بڑے کانفرنسیں منعقد کی جائیں۔ ان کا مقصد کیا ہوگا۔ معاصر اجیت لکھتا ہے کہ "سکھوں کو ان بین الاقوامی اور ملکی حالات سے واقف کرانے نیز سکھوں میں ناستکتا (دہریت) کی بڑھ رہی تحریک کو روکنے کے لئے۔ اور پنتھ کو مضبوط بنیادوں پر جتھہ بند کرنے کے لئے اکالی حقوں کے مطالبہ پر یہ کانفرنس منعقد کی جارہی ہیں۔

یو۔پی میں عیسائیوں پر ہندوؤں کے مظالم

رسالہ المائدہ میں لکھا ہے کہ "جس سال یو۔پی میں کانگرس نے جزدان وزارت سنبھالا۔ اس سال یو۔پی کے ان دیہاتی مسیحیوں پر جنہوں نے تھوڑے ہی عرصہ سے مسیحی دین کو قبول کیا تھا۔ ہندوؤں کی طرف سے انواع و اقسام کی ایذارسانیاں کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ جو آجتک بند ہونے میں نہیں آتا۔ انہیں مسیحی دین ترک کرنے پھر ہندو دھرم اختیار کرنے۔ چوٹی۔ جنیو رکھنے اور کانگرس کا ممبر بننے کے لئے مجبور کیا گیا۔ اور جنہوں نے اس کو قبول نہ کیا۔ ان کو دھمکایا۔ مارا پیٹا اور تنگ کیا گیا۔ بعض جگہ عورتوں کو درختوں سے باندھ کر پیٹا۔ اور گاؤں سے نکال دیا گیا۔ اور اس قومی خدمت میں کانگرسی عہدہ داروں تک نے حصہ لیا"۔

اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ گو ایسے افعال کی ذمہ واری کانگرس یا اس کے ذمہ وار افراد پر نہ ڈالی جاسکے۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ کانگرس کا اقتدار بالواسطہ طور پر ہندوؤں کے لئے مفید ہے۔ اور وہ دانستہ یا نادانستہ طور پر اسے ہندو راج سمجھتے ہیں۔ اور اس بات کی کوئی پروا نہیں کرتے۔ کہ ان کی یہ حرکات خود کانگرس کے وقار کے لئے سخت مضر ہیں۔

المائدہ کے مطالبہ کا جواب "پرکاش" کی طرف سے

اخبار پرکاش نے لکھا تھا۔ کہ سنٹرل انڈیا میں عیسائی مشنریوں نے ہملیوں کے بچے دس دس روپیہ میں رہن رکھے ہوئے ہیں۔ عیسائی رسالہ "المائدہ" نے اس کی تردید کی۔ اور مطالبہ کیا کہ "پرتاپ" اس کا ثبوت دے"۔ پرکاش ۱۸؍ اگست نے اس کے جواب میں لکھا ہے۔ "پر دھان دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور سنٹرل انڈیا کا دورہ کرکے آئے ہیں۔ ان کا یہ کہنا ہے کہ ان کے ورکروں نے کئی ایسے بچے قرضہ ادا کرکے چھڑوائے ہیں"۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"روح نشاط" یہ معجون سونا چاندی سچے موتی۔ عنبر کشتہ یاقوت۔ کشتہ زمرد کشتہ سنگ یشب کشتہ زہر مہرہ اور جدوار ختائی کے علاوہ اور بہت سے بیش قیمت اجزاء سے تیار ہوتی ہے۔ جلیبیہ عجائب گھر قادیان

مختلف مقامات میں تحریک جدید کے جلسے

شہر لائل پور

۸ ہش ۱۱ کو مسجد احمدیہ لائل پور میں تحریک جدید کا سالانہ جلسہ ہوا جس میں عورتیں مرد اور بچے شامل ہوئے متعدد دوستوں نے بصدارت چوہدری بشیر احمد خان صاحب دکیل مطالبات تحریک جدید پر تقاریر کیں۔ آخر پر صاحب صدر نے تقریر کی اور بعد دعا اجلاس برخواست ہوا۔ انشاء اللہ تعالیٰ تحریک جدید کا چندہ جو جماعت لائل پور کے ذمہ ہے۔ مرکز میں جلد ارسال خدمت ہوگا۔

خاکسار:۔ محمد یوسف سیکرٹری تبلیغ

نصرت آباد سندھ

جماعت احمدیہ نصرت آباد نے ۱۱ ماہ ظہور کو تحریک جدید کا جلسہ کیا جس میں جماعت کے تمام مرد و زن اور بچے شامل ہوئے۔ دور اول کے انیس مطالبات کے علاوہ دور ثانی کے پانچ مطالبات پر بھی مختلف احباب نے تقریریں کیں۔ جلسہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر طرح کامیاب رہا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو تحریک جدید کے سارے مطالبات پر پوری طرح عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ سکرٹری تحریک جدید جماعت احمدیہ نصرت آباد

جہلم

مسجد احمدیہ جہلم میں ۸ ہش ۱۱ کو تحریک جدید کا سالانہ جلسہ زیر صدارت بابو محمد سعید صاحب امیر جماعت احمدیہ منعقد ہوا۔ جماعت کے مختلف احباب نے انیس مطالبات نہایت وضاحت سے بیان کئے۔ سب احباب مرد و زن اور بچے اپنے کام کاج کو بند کر کے جلسہ میں شامل ہوئے۔

خاکسار:۔ مستری عبد الرحیم سکرٹری تحریک جدید

کلکتہ

مجلس خدام الاحمدیہ کلکتہ نے تحریک جدید کا جلسہ ۴ ماہ ظہور احمدیہ دارالتبلیغ میں زیر صدارت مولوی دولت احمد خان صاحب پلیڈر منعقد کیا۔ اراکین خدام الاحمدیہ نے مختلف مطالبات پر تقاریر کیں۔ اور جناب حسام الدین صاحب حیدر ڈپٹی مجسٹریٹ امیر جماعت نے مطالبہ نمبر ۱۹ کی تشریح کی۔

۱۱ ظہور کو جماعت احمدیہ کلکتہ نے تحریک جدید کا سالانہ جلسہ احمدیہ دارالتبلیغ میں زیر صدارت جناب حسام الدین صاحب حیدر ڈپٹی مجسٹریٹ امیر جماعت احمدیہ منعقد ہوا۔ جماعت کے دوستوں کے علاوہ خدام الاحمدیہ کے اراکین نے بھی مختلف مطالبات پر تقاریر فرمائیں۔ چوہدری مظفر الدین صاحب بنگالی سابق پرائیویٹ سکرٹری حضرت امیر المومنین بھی تشریف لائے۔ آپ نے سادہ زندگی کے موضوع پر اپنے خیالات موثر پیرایہ میں ذکر فرمائے۔

خاکسار:۔ سید بدر الدین احمد از کلکتہ

کوہاٹ

۱۱ ظہور انجمن احمدیہ کوہاٹ کا تحریک جدید کا جلسہ زیر صدارت خان احمد علی خان صاحب منعقد ہوا۔ خاکسار نے تحریک جدید کے مطالبات دہرائے اور احباب نے تجدید عہد کیا۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اس عہدہ پر کاربند ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار:۔ یوسف علی سکرٹری مال

سنور

انجمن احمدیہ سنور کا جلسہ تحریک جدید زیر صدارت جناب امیر صاحب جماعت منعقد ہوا۔ جس میں ۱۹ مطالبات تحریک جدید احباب جماعت نے پڑھ کر سنائے۔

رحمت اللہ سکرٹری امور عامہ

اسی روز لجنہ اماء اللہ سنور کا جلسہ زیر صدارت جناب پریذیڈنٹ صاحبہ منعقد ہوا۔ جس میں جملہ مطالبات تحریک جدید پڑھ کر سنائے گئے۔ غیر احمدی مستورات بھی شامل تھیں جن پر اچھا اثر ہوا۔

سکرٹری لجنہ اماء اللہ سنور

کوٹ رحمت خان

ملک بہادل شیر خان صاحب نائب امیر جماعت کی صدارت میں تحریک جدید کا جلسہ منعقد کیا گیا جس میں میاں محمد عبد اللہ صاحب نے تحریک جدید کے مطالبات کو جماعت کے سامنے دہرایا۔ اور فرضی چندوں کی ادائیگی پر زور دیتے ہوئے ان کی ادائیگی کی تحریک کی۔

خاکسار نے "نظام سلسلہ" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے تبلیغ کے لئے ایام وقف کنندہ احباب کو ان کے وعدے یاد دلائے جو جماعت کے احباب نے ایک ایک ماہ۔ پندرہ یوم یا ایک ہفتہ تبلیغ کے واسطے وقف کئے ہوئے ہیں اس کے بعد طویل دعا کی گئی سلسلہ کی ترقی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے سلسلہ کے مبلغین کے واسطے۔ جنگ کے خطرات کے دور ہونے کے واسطے خاص طور پر دعائیں کی گئیں۔

محمد ابراہیم شاد سکرٹری

سری نگر

جماعت احمدیہ سری نگر نے احمدیہ دارالتبلیغ میں تحریک جدید کا جلسہ منعقد کیا۔ جس میں تلاوت و نظم کے بعد تیرہ احباب نے مطالبات تحریک جدید کے متعلق تقاریر کیں۔ آخر میں خاکسار نے تحریک جدید کی اہمیت اور آخری مطالبہ دعا کے متعلق تقریر کی اور دعا پر جلسہ برخاست ہوا۔

خاکسار:۔ ابو العطاء جالندھری

جناب خلیفہ عبد الرحیم صاحب کے مکان پر مستورات کا تحریک جدید کا جلسہ اہلیہ صاحبہ جناب خلیفہ عبد الرحیم صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں سارہ بیگم صاحبہ۔ امۃ العزیز صاحبہ بنت جناب خلیفہ عبد الرحیم صاحب۔ اہلیہ صاحبہ مولوی ابو العطاء صاحب۔ غلام فاطمہ صاحبہ اور خاکسار نے بذریعہ تحریری مضامین اور تقاریر کے تحریک جدید کے مطالبات کو بیان کیا۔ آخر پر مولوی ابو العطاء صاحب نے تحریک جدید کے مطالبات کو نہایت عمدہ طریقہ پر بیان کیا۔ دعا کے ساتھ کارروائی جلسہ ختم ہوئی۔

خاکسار:۔ امۃ اللہ

دہر مکوٹ بگہ

جماعت دہرم کوٹ کا جلسہ زیر صدارت مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل مسجد دہرمکوٹ بگہ میں منعقد ہوا تقریباً تمام مرد اور عورتیں جلسہ میں شامل ہوئیں مختلف دوستوں نے تحریک جدید کے مطالبات پر تقریریں کیں۔ مولوی عبد الکریم صاحب مولوی فاضل جہلمی نے بھی تحریک جدید کے دو تین مطالبات پر تقریر فرمائی۔ آخر پر مولوی قمر الدین صاحب نے دعا اور مالی مطالبات اچھی طرح سمجھائے۔

خاکسار:۔ عبد الحی جنرل سکرٹری

جمشید پور

جمعہ ہال میں جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ کی کارروائی زیر صدارت مرزا بشیر احمد صاحب چغتائی۔ بی۔ ایس۔ سی پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ جمشید پور شروع ہوئی۔ اور تمام مطالبات تحریک جدید کو احباب نے پوری وضاحت کے ساتھ بیان کرتے ہوئے اس کی اہمیت کو جماعت پر واضح کیا۔

خاکسار:۔ سید عبد القیوم سکرٹری تحریک جدید جمشید پور۔

شہر امرتسر

سالانہ جلسہ تحریک جدید کو کامیاب بنانے اور اس کی غرض و غایت ذہن نشین کرانے کے لئے مردوں۔ عورتوں اور بچوں کے جلسے مختلف تاریخوں کو علیحدہ علیحدہ منعقد کئے گئے۔ بر مکان ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب مرحوم بصدارت ڈاکٹر قاضی محمد منیر صاحب تحریک جدید کا سالانہ جلسہ (مردوں عورتوں کا مشترکہ) منعقد ہوا۔ جس میں تحریک جدید کے انیس مطالبات پر مختلف احباب نے تقاریر کیں۔ اور چندہ تحریک جدید کی اہمیت اور بقایا جات سے احباب کو آگاہ کیا گیا۔ حاضری مردوں۔ عورتوں۔ بچوں کی تسلی بخش تھی۔

خاکسار:۔ بہادل شاہ سکرٹری تحریک جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان

بمعاملہ درخواست تقرری گزارہ وغیرہ از مسماۃ نواب بی بی صاحبہ ان کے خاوند مستری اللہ دتا صاحب ولد مستری محمد ابراہیم صاحب ساکن سابق گولیکی ضلع گجرات حال محلہ دارالسعت قادیان کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ ان کے مختار شیخ غلام حسن صاحب کا مختار نامہ بمعاملہ ہذا $\frac{۸}{۱۳۱۹}$ ۱۴ سے منسوخ قرار دیا گیا ہے۔ اس لئے وہ اصالتاً یا باقاعدہ کوئی دوسرا مختار مقرر کر کے معاملہ ہذا میں $\frac{۹}{۱۳۱۹}$ ۹ دسمبر ۱۹۴۰ء کو بوقت سات بجے صبح مسجد محلہ دارالسعت قادیان دارالامان میں پیروی کریں۔ عدم حاضری کی صورت میں یک طرفہ کارروائی عمل میں لائی جائیگی

قاضی محلہ دارالسعت قادیان دارالامان

$\frac{۸}{۱۳۱۹}$ ۲۱

انفلوانزا کے لئے یہ نہایت آسان اور قابل اعتبار علاج ہے۔ اس میں ایک بھی ایسا جزو نہیں جو زہریلا یا نقصان دہ ہو اس کے استعمال سے فوری آرام آنے کے ساتھ ہی یہ بخاروں کے حقیقی اسباب کو دور کر کے مستقل طور پر صحت بخشتی ہے امرت دھارا تمام بیماریوں کے جراثیم کو ہلاک کرنے کی زبردست طاقت رکھتی ہے۔ اور ان جراثیم کے حملے سے جسم کو محفوظ رکھتی ہے۔ تکلیف کو دور کرتی اور درجہ حرارت کو کم کرتی ہے۔ اور درد اور بے چینی سے نجات دیتی ہے۔

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے نصف ایک روپیہ چار آنے نمونہ آٹھ آنے ۸/

آج ہی کسی اچھی سی دوکان سے ایک شیشی خرید کریں

امرت دھارا

امرت دھارا فارمیسی امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا پوسٹ آفس لاہور

نوٹ:۔ میسرز دہیا اینڈ سنز بھاگلپور امرت دھارا کے سول ایجنٹ ہیں۔ ایجنسی کیواسطے بات چیت یا خط و کتابت ان سے بھی کی جا سکتی ہے ؛

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے مجرب نسخہ جات آپ کے شاگرد کی دوکان سے

نعمت الٰہی لڑکے پیدا ہونیکی دوائی یہ دوائی مرد کو کھلائی جاتی ہے۔ ایسا کون ہے جس کو نرینہ اولاد کی خواہش نہ ہو۔ اس بہترین ثمر کا ہر ایک انسان خواہشمند ہے۔ جس گھر میں نرینہ اولاد نہ ہو۔ کیا امیر کیا غریب ہر وقت اولاد کی خواہش رکھتے ہوئے اداس غمگین وغیرہ مصائب میں مبتلا رہتے ہیں۔ اور جن کو مولا کریم نے اولاد دی ہے وہ بھی اور کی خواہش رکھتے ہیں۔ لہذا جن دوستوں کو اولاد کی ضرورت ہو وہ ارسطوئے زماں استاذی المکرم حضرت مولانا شاہی طبیب حکیم نور الدین رضی اللہ عنہ کی مجرب لڑکے پیدا ہونے کی دوائی کا استعمال کر کے بے ثمری کا داغ دور کریں۔ مکمل خوراک چھ روپے علاوہ محصولڈاک دواخانہ معین الصحت قادیان سے ملتی ہے۔

قبض کش گولیاں قبض تمام بیماریوں کی ماں ہے۔ کبھی کبھار کی قبض بھی ناک میں دم کر دیتی ہے۔ اور دائمی قبض سے تو اللہ تعالےٰ محفوظ رکھے آمین۔ دائمی قبض سے بواسیر ہو جاتی ہے۔ حافظہ کمزور۔ نسیان غالب ضعف بصر۔ دھند کرے آشوب چشم ہوتا ہے۔ دل دھڑکتا ہے۔ ہاتھ پاؤں پھولتے ہیں۔ کام کو جی نہیں چاہتا۔ ہاضمہ بگڑ جاتا ہے۔ معدہ و جگر تلی کمزور ہو جاتے ہیں۔ اور کئی قسم کی بیماریاں آموجود ہوتی ہیں۔ ہماری تیار کردہ قبض کش گولیاں مذکورہ بالا بیماریوں کیلئے اکسیر سے بڑھ کر ثابت ہو چکی ہیں۔ ان کے استعمال سے متلی یا گھبراہٹ قے وغیرہ نہیں ہوتی۔ رات کو سکھ کی نیند سو جائیں۔ صبح کو اجابت کھل کر آتی ہے۔ اور طبیعت صاف ہو جاتی ہے۔ ان کا استعمال صحت کا بیمہ ہے۔ قیمت یکصد گولی ایک روپیہ (عہ)

مقوی دانت منجن اگر آپ کے دانت خراب ہیں۔ مسوڑھوں سے خون یا پیپ آتی ہے منہ سے بدبو آتی ہے۔ دانت ہلتے ہیں۔ گوشت خورہ یا پائیوریا کی بیماری ہے دانت ہلتے ہیں ان کی وجہ سے معدہ خراب ہے ہاضمہ بگڑ گیا ہے۔ دانتوں میں کیڑا لگ گیا ہے۔ تو ان امراض کے لئے ہمارا تیار کردہ مقوی دانت منجن استعمال کرنے سے بفضل خدا تمام شکایات دور ہو جاتی ہیں۔ دانت موتی کی طرح چمکتے ہیں۔ قیمت دو اونس شیشی ۱۲/

تریاق گردہ۔ درد گردہ ایسی موذی بلا ہے کہ الامان جس کو ہوتا ہے۔ وہی اس کی تکلیف کو جانتا ہے۔ اس کا دورہ جب شروع ہوتا ہے۔ اس وقت انسان زندگی کا خاتمہ سمجھتا ہے۔ اس کے لئے ہمارا تیار کردہ تریاق گردہ و مثانہ بے حد اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔ اس کی پہلی خوراک سے آرام شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے بفضل خدا پتھری یا کنکری خواہ گردہ میں ہو۔ خواہ مثانہ میں خواہ جگر میں سب کو باریک پیس کر بذریعہ پیشاب خارج کرتا ہے جب کنکر ٹوٹ کر باریک ہو جاتا ہے۔ اور اپنی جگہ سے اکھڑ جاتا ہے تو بذریعہ پیشاب خارج ہوتا ہوا بیمار کو آگاہ کر جاتا ہے۔ اس کے بعد بیمار کو درد کی شکایت نہیں ہوتی۔ قیمت ایک اونس عہ/

حب نظامی (رجسٹرڈ) یہ گولیاں موتی مشک زعفران۔ کشتہ ہڑتال۔ عقیق مرجان وغیرہ سے مرکب ہیں پٹھوں کو طاقت دینے میں بے مثل ہیں۔ حرارت غریزی کو بڑھانے میں بیحد اکسیر ہیں۔ جس پر انسان کی صحت کا دارومدار ہے طاقت مردمی کے بڑھانے میں تقویت دیتی ہیں۔ کمزوری کی دشمن ہیں۔ طاقت و توانائی کی دوست ہیں۔ دل و دماغ جگر سینہ اور معدہ کو طاقت دیتی اور امساک پیدا کرتی ہیں۔ قوت کے مایوسوں کے لئے تحفہ ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک۔ ۶۰ گولی چھ روپے (سے/)

المشتہر:۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاول نور الدین اعظم رض

دواخانہ معین الصحت قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

قاہرہ ۲۱ اگست سمالی لینڈ سے جو برطانوی افواج نکلی ہیں۔ وہ عدن پہنچ گئی ہیں۔ اس سے مغربی صحرا میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔

شنگھائی ۲۱ اگست جس رقبہ سے برطانوی افواج نکل آئی ہیں اُسے جاپانی کنٹرول میں دیدینے کی تجویز اب امریکہ نے بھی مان لی ہے پہلے اس کے خلاف تھا۔

چنکنگ ۲۱ اگست معلوم ہوا ہے کہ مارشل چیانگ کائی شیک بھی جاپان سے صلح کی طرف مائل ہو رہا ہے۔ اس نے چین کی پولیٹیکل کانفرنس بلائی ہے۔ اس کمزوری کی وجہ یہ ہے کہ چین کے لئے بیرونی امداد کا حصول روز بروز کم ہو رہا ہے۔

میکسیکو ۲۱ اگست۔ روس کے جلا وطن بالشویک لیڈر ایم ٹراٹسکی کو ان کے ایک فرانسیسی یہودی مہمان نے ہلاک کر دیا۔ ایم ٹراٹسکی مشہور سیاستدان تھا۔ اور انقلاب روس کے بانیوں میں سے تھا۔ سٹالین کے برسر اقتدار آنے پر اسے جلا وطن ہونا پڑا۔ اس پر سٹالین کے قتل کی سازش کا الزام تھا

لکھنؤ ۲۱ اگست خاکسار لیڈر میاں احمد شاہ بیرسٹر نے اعلان کیا ہے۔ کہ علامہ مشرقی کے پاس سے روزانہ تبادلہ خیالات کے بعد اور ان کی منظوری سے میں اعلان کرتا ہوں۔ کہ خاکسار سرگرمیاں اثنائے جنگ میں بند رہیں۔ خاکسار حکومت کی پابندیوں پر عمل کریں۔ وہ بیلچے اٹھا سکتے ہیں مگر ڈرل نہیں کر سکتے۔ وردی میں بھی ایسی تبدیلی کر دی جائے گی۔ کہ فوجی نوعیت معلوم نہ ہو۔ ان پابندیوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان کے اجتماع بھی ممکن ہو سکتے ہیں۔ اور وہ اپنا مجلسی پروگرام بھی جاری رکھ سکیں گے میں ان لائنوں پر پنجاب گورنمنٹ سے سمجھوتہ نہ کر سکتا ہوں۔

لنڈن ۲۱ اگست پیراشوٹوں سے اترنے والے جرمن سپاہیوں کے متعلق نامناسب سلوک نہ کرنے کا نوٹ جو جرمنی نے بھیجا تھا۔ برطانیہ کو مل گیا ہے۔ اور حکومت اس کے جواب پر غور کر رہی ہے

قاہرہ ۲۱ اگست اٹلی نے بھی برطانیہ کی ناکہ بندی کا اعلان کر دیا ہے اور تمام غیر جانبدار ملکوں کو نوٹس دیئے ہیں۔ کہ بحیرہ روم۔ بحیرہ قلزم اور خلیج عدن میں جہازوں کی آمد و رفت خطرناک ہے۔ نیز ساحل افریقہ۔ مصر اور سوڈان کے ساحل بھی خطرہ سے خالی نہیں ہیں۔

لنڈن ۲۱ اگست بنک آف انگلینڈ کے جو نوٹ فرانس میں رہ گئے تھے۔ وہ چونکہ جرمنوں کے قبضہ میں چلے گئے۔ اس لئے حکومت نے ان کا برطانیہ میں داخلہ ممنوع قرار دیدیا ہے بی۔ بی۔ سی سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ برطانی ناکہ بندی نے اٹلی کے لئے سخت مشکلات پیدا کر دی ہیں۔ اس کے پاس اس وقت صرف ۹ ماہ کے لئے خورد و نوش کا سامان موجود ہے

واردھا ۲۲ اگست کانگرس ورکنگ کمیٹی نے آج ایک ریزولیوشن پریس کو دیا ہے جس میں اس امر پر افسوس ظاہر کیا ہے۔ کہ ۲۸ جولائی کو کانگرس نے پونا میں پاس کردہ ریزولیوشن کے ذریعہ دوستی کا جو ہاتھ بڑھایا تھا اسے حکومت برطانیہ نے رد کر دیا ہے۔ یہ ریزولیوشن ملک کی گتھی کو سلجھانے کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ کانگرس چاہتی تھی۔ کہ مل جل کر کام کرے۔ مگر اس جذبہ کی قدر نہیں کی گئی۔ اجلاس جمعہ کی شام یا ہفتہ تک جاری رہیگا والنٹیروں پر پابندیوں کے سوال پر بھی غور کیا جائیگا۔

قاہرہ ۲۲ اگست مصر کے وزیر جنگ نے آج اعلان کیا ہے۔ کہ موثر فوج نے ان جگہوں پر مورچے قائم کر لئے ہیں۔ جو جنگی لحاظ سے اہم ہیں۔ اور وہ ہر حملہ کے مقابلہ کے لئے تیار ہے۔ ہم حملہ نہیں کریں گے۔ لیکن اگر حملہ ہوا۔ تو برطانیہ کے ساتھ مل کر شدید مقابلہ کریں گے۔

آج ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ انگریزی ہوائی جہازوں نے آج پھر طبروق اور لیبیا کے ہوائی اڈوں پر حملے کئے۔ تیل ذخائر اور ہوائی اڈوں کو نقصان پہنچایا۔ دشمن کے ہوائی جہاز بدھ کے روز پھر مالٹا پر حملہ آور ہوئے۔ مگر جب برطانی طیارے مقابلہ پر آئے۔ تو دم دبا کر بھاگ گئے اور ایک بھی بم نہ گرا سکے۔

لنڈن ۲۲ اگست ہوائی وزارت نے اعلان کیا ہے کہ جرمن طیاروں نے کل رات پھر جنوب مشرقی علاقہ پر پرواز کی۔ اور بم برسائے۔ ایک سرحدی شہر میں گیس اور پانی کے انتظام میں عارضی نقص واقع ہو گیا اور ایک علاقہ میں تھوڑی دیر کے لئے ریلوں کی آمد و رفت میں رکاوٹ ہوئی۔ اس سے زیادہ نقصان نہیں ہوا

بمبئی ۲۲ اگست وار کمیٹی بمبئی نے ایک لاکھ روپیہ برطانیہ کو جو بھیجا تھا۔ اس پر ہوائی جہازوں کی طیاری کے وزیر نے صدر کمیٹی کو شکریہ کا تار ارسال کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس سے ہم دو ہوائی جہاز تیار کر کے ان کے نام بمبئی ۱ و بمبئی ۲ رکھیں گے۔

لنڈن ۲۲ اگست برطانیہ کی ہوائی وزارت نے اعلان کیا ہے کہ کل دشمن کے ۱۳ ہوائی جہاز گرائے گئے۔ برطانیہ کا صرف ایک جہاز کام آیا جس کا ہوا باز بچ نکلا۔ جب سے لڑائی شروع ہوئی ہے اس وقت سے لے کر اب تک جرمنی کے ۲۰۷۰ جہاز گرائے جا چکے ہیں۔ جون کے آخر میں چونکہ ان حملوں کی رفتار تیز ہو گئی تھی اس لئے اس وقت سے لے کر اب تک ۹۹۸ جرمن جہاز تباہ کئے جا چکے ہیں۔ جو جہاز گرائے گئے ہیں ان سے میں ایکڑ زمین گھر گئی۔ آج لنڈن کے سب اخباروں نے ان جہازوں کے ٹوٹے پھوٹے ڈھانچوں کی تصویریں شائع کی ہیں۔ ان ڈھانچوں کو برطانیہ کی حفاظت کے لئے ہتھیار بنانے کے کام میں لایا جائے گا۔

لنڈن ۲۲ اگست ہیٹان گورنمنٹ نے ایک اور پرانے وزیر کو گرفتار کر لیا ہے۔ یہ موسیو دلادیہ کی کیبنٹ میں وزیر تعلیم کے عہدہ پر متعین تھے۔

لنڈن ۲۲ اگست فرانس کا وہ حصہ جو جرمنی کے قبضہ میں ہے اس میں سے جو راستے دوسرے ممالک کو جاتے ہیں۔ آج اچانک جرمنوں نے بند کر دیئے۔ اور جگہ جگہ پہرے مقرر کر دیئے۔ اب نہ تو ان راستوں سے ریل گاڑیاں جا سکتی ہیں اور نہ ہی پیدل کسی کو جانے کی اجازت ہے۔

لنڈن ۲۲ اگست آج صبح برطانوی پارلیمنٹ کا جلسہ ہوا۔ جس میں ایک سوال کے جواب میں بتایا گیا کہ ابھی یہ نہیں کہا جا سکتا کہ پارلیمنٹ کی مدت بڑھانے کے لئے گورنمنٹ کی طرف سے کوئی قانون بنایا جائے گا یا نہیں۔

لکھنؤ ۲۲ اگست لکھنؤ ڈسٹرکٹ کے لئے اس وقت تک ۸۲ شہری پہرے دار بھرتی ہو چکے ہیں۔ ابھی بعض اور پہرے دار بھی بھرتی کئے جائیں گے۔

پشاور ۲۲ اگست سرحد کے سرکاری افسروں کو حکم ملا ہے کہ وہ دیہات میں دورہ کرتے وقت لوگوں کو لڑائی کی سچی خبریں سنایا کریں۔

واردھا ۲۲ اگست آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا اجلاس ۱۵ اگست کو واردھا میں منعقد

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah